



محدث ضلوی
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

قرآن مجید کی متعدد آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے کا حکم دیا ہے، لہذا اگر کسی کی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کے خلاف ہوگی تو اسے ٹھکرا دیا جائے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کے آگے کسی کی بات کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ وَالتَّوْحِيدَ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَخْسَرُ تَأْوِيلًا) (59)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور ان کا بھی جو تم میں سے حکم دینے والے ہیں، پھر اگر تم کسی چیز میں جھگڑو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے زیادہ بہتر ہے۔

اور فرمایا:

(. فَمَا تَتْلُوا مِنَ الرِّسَالِ فَخُذُوهُ وَتَاتَا كُمْ عَذَابًا نَشِئُوا وَتَقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ) (المحشر: 7)

اور رسول تمہیں جو کچھ دے تو وہ لے لو اور جس سے تمہیں روک دے تو رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ بہت سخت سزا دینے والا ہے۔

اور فرمایا:

(. فَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَنْجُوهُمْ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا) (الأحزاب: 36)

اور کبھی بھی نہ کسی مومن مرد کا حق ہے اور نہ کسی مومن عورت کا کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں کہ ان کے لیے ان کے معاملے میں اختیار ہو اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے سو یقیناً وہ گمراہ ہو گیا، واضح گمراہ ہونا۔

اور فرمایا:

(. أَتُحِبُّونَ أَنْزِيلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَقْبَلُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ قَلِيلًا مِمَّا تَكْفُرُونَ) (الأعراف: 3)

اس کے پیچھے چلو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے اور اس کے سوا اور دوستوں کے پیچھے مت چلو۔ بہت کم تم نصیحت قبول کرتے ہو۔

اور فرمایا:

(. فَلْيَعِزُّوا إِلَيْنَا لِنُعْطِيَهُمْ أَجْرَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَنُؤْتِيَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيُحِبُّوا إِلَيْنَا لِنُعْطِيَهُمْ أَجْرَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ) (النور: 63)

سو لازم ہے کہ وہ لوگ ڈریں جو اس کا حکم ماننے سے پیچھے رہتے ہیں کہ انہیں کوئی فائدہ پہنچے، یا انہیں دردناک عذاب آپہنچے۔

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے سے مراد یہ ہے کہ قرآن مجید کی اطاعت کی جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اطاعت ہے۔ 1۔

سنت کی اطاعت بھی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی ہی اطاعت ہے، کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی قرآن مجید کی طرح وحی ہے، تو جیسے قرآن کی اطاعت کرنا ضروری ہے ویسے ہی سنت رسول کی اطاعت کرنا بھی ضروری ہے۔ 2۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(. مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا رُسُلُنَا عَلَيْهِمْ غَافِلَاتٌ) (النساء: 80)

جو رسول کی فرماں برداری کرے تو بے شک اس نے اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کی اور جس نے منہ موڑا تو ہم نے تجھے ان پر کوئی نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔

اور فرمایا:

(. فَمَا يَنْطَلِقُ عَنِ النَّهْيِ إِنَّ الْوَلَاةَ وَحْيِي لَمُوحَى) (النجم: 3-4)

اور نہ وہ اپنی خواہش سے بولتا ہے۔ وہ تو صرف وحی ہے جو نازل کی جاتی ہے۔

:سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

(مَنْ أَطَاعَنِي فَهُوَ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَهُوَ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَانِي فَهُوَ عَصَانِي) (صحیح البخاری، الأحکام: 7137)

جس نے میری اطاعت کی اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے گویا اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے میرے امیر کی بات مانی اس نے میری بات مانی اور جس نے میرے امیر کی خلاف ورزی کی اس نے گویا میری خلاف ورزی کی۔

ہم تمام آئمہ کرام کا احترام کرتے ہیں، چاہے وہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ہوں یا امام مالک رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ ہوں یا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ یا ان کے علاوہ کوئی بھی عالم دین جو سلف صالحین کے منہج کو اختیار کرنے والے ہوں۔ لیکن ہم کسی ایک کی اندھی تقلید کو جائز نہیں سمجھتے ہیں بلکہ کسی بھی امام کی بات اگر حدیث کے موافق ہے تو ہم اس کو بخوشی تسلیم کرتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں لیکن اگر کسی امام کا قول واضح اور صحیح حدیث کے خلاف ہو تو ہم اسے تسلیم نہیں کرتے بلکہ حدیث پر عمل کرنا واجب سمجھتے ہیں کیونکہ ہمیں قرآن و حدیث کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اسی کی پیروی میں ہی دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

ہم قیاس کو بھی معتبر دلیل مانتے ہیں، بلکہ بہت سے شرعی احکامات کی دلیل قیاس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی کئی ایک مواقع پر قیاس کیا ہے اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم بھی قیاس کیا کرتے تھے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے اقوال بھی ہمارے ہاں حجت ہیں، ان سے بڑھ کر شریعت کا فہم کن کو ہو سکتا ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، ان کے سامنے قرآن نازل ہوا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہی کے سامنے شریعت کے احکامات دیا کرتے تھے، وہ عربی زبان کے ماہر تھے، اس لیے ہمارے ہاں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے قرآن و سنت کے فہم کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

واللہ اعلم بالصواب